14521-کیا جماع کی بنا پر گندہ ہونے والا بستر دھونا واجب ہے ؟

سوال

میری نئی نئی شادی ہوئی ہے بعض اوقات جب میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہوں تو بستر پر سائل مادہ گرجاتا ہے، میرا سوال یہ ہے کہ جب بھی ایسا ہو تو کیا ہمیں بستر تبدیل کرنا ہوگا یا نہیں، فی الحال تو ہم اسے تبدیل کر دیتے ہیں، لیکن مشکل یہ ہے کہ میں اپنے والدین اور بہنوں کے ساتھ ایک ہی مکان میں رہتے ہوں، اس لیے ہر بار چادر دھونے کے لیے تبدیل کرنی مشکل ہے، کیا ہمارے لیے اس گندی چادر کو تبدیل کرنا ضروری ہے ؟
اور کیا مرد یا عورت کے لیے وضوء یا غسل کرنا واجب ہے تاکہ دوبارہ پاک صاف ہو سکے ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو یہ سائل مادہ ہم بستری کی بنا پر خارج ہو کر بستر پر لگ جائے اور یہ منی ہے جس میں کوئی اور دوسرا مادہ مخلوط نہ ہو تو بستر دھونا واجب نہیں، کیونکہ راجح قول کے مطابق منی طاہر ہے.

اور اگر بستر کو لگنے والا مادہ عورت یا مرد کی شرمگاہ سے خارج ہونے والی دوسری اشیاء ہو تو پھر جہاں یہ لگی ہے صرف وہاں سے بستر دھونا ضروری ہے، کیونکہ یہ اشیاء نجس شمار ہوتی ہیں.

اور رہا غسل کا مسئلہ تو غسل دو حالتوں میں واجب ہوتا ہے :

پہلی حالت :

جب جماع کیا جائے اور عضو تناسل کا اگلا حصہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے چاہے منی خارج نہ بھی ہوئی ہو تو مرد اور عورت دونوں پر غسل کرنا واجب ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھے اور ختنہ ختنے کے ساتھ مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (291) صحیح مسلم حدیث نمبر (349)

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے :

"چاہے انزال نہ بھی ہوا ہو"

دوسری حالت :

اگر جماع کے بغیر منی خارج ہو جائے تو جب مرد یا عورت کی منی خارج ہو تو ان دونوں پر غسل واجب ہوگا، اور اگر صرف مرد کی منی خارج ہو عورت کی نہیں، یا پھر عورت کی منی خارج ہو مرد کی نہیں تو جس کی منی خارج ہوگی اس پر غسل واجب ہوگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوراگر تم جنبی حالت میں ہو تو غسل کرو}۔المآئدة(6).

اس لیے صرف انزال سے ہی غسل واجب ہوجاتا ہے چاہے جماع نہ بھی ہوا ہو، اور صرف جماع کرنے سے بھی غسل واجب ہوجاتا ہے چاہے منی خارج نہ بھی ہوئی ہو، اوران دونوں سے بھی واجب ہوجاتا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء اور فتاوی الشیخ ابن عثیمین کا فتوی کتاب "فتاوی العلماء فی عشرۃ النساء (36–42)" میں دیکھیں، اور فتاوی منارالاسلام (110/1).

واللہ اعلم.